39795-خاوند سے خیانت کی اور اس پر جادو کیا تو خاوند اپنے خاندان کے خلاف ہوگیا

سوال

میرے بیٹے نے ایک غلط اور بری عورت سے شادی کرلی جس نے اس پر جادو کر دیا، اور وہ اپنے خاندان کے خلاف ہوگیا، اور بیوی کی ہر فرمائش پوری کرنے لگا، چاہے وہ کیسی بھی ہو، امر بالمعروف کمیٹی کے ارکان نے اس عورت اور اس کے عاشق کو رنگے ہاتھوں گرفتار کرلیا اور اس کا جرم بھی ثابت ہوگیا، لیکن اس کے باوجود میرا بیٹا اسے طلاق نہیں دیتا بلکہ ہر وقت اس کا دفاع کرتا رہتا ہے.

ہم اس کے گھر گئے تو ہمیں کئی عجیب و غریب اشیاء ملیں، الماری کے اوپر قرآن مجید پر جوتا رکھا ہوا پایا (نعوذ باللہ) اور اسی طرح اور بھی اشیاء ملیں، اس عورت کی کئی ایک نوکرانیاں بھی ہیں جو ایسی ملک سے تعلق رکھتی ہیں جو جادوگروں میں مشہور ہے، جس سے ہمیں یقین ہوگیا کہ اس عورت نے ہمارے بیٹے پر جادو کر رکھا ہے، بیٹے کو لیکر ایک شیخ کے پاس دم کروانے کے لیے گئے تو اس پر جادو کی علامتیں ظاہر ہوئیں، اور اب وہ علاج کرانے سے بھی انکار کر رہا ہے، اور ہماری بات تسلیم نہیں کرتا کہ اسے جادو کیا گیا ہے، ہمیں اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیے ؟

کیا ہم اس کا جادو ختم کروانے کے لیے کسی جادوگر کے پاس لے جائیں ؟

اس کا والد فوت ہوچکا ہے، اور اب وہ باپ کی وراثت میں سے اپنا حصہ مانگ رہا ہے، کیا اسے ہم اس کا حصہ دے دیں، حالانکہ اس پر جادو کیا گیا ہے، اور وہ مال ضائع کردیگا، اس عورت نے اس کا سارا مال چھین کر اسے جادو ٹونے پر ضائع کر دیا ہے، یہ علم میں رہے کہ اس کی اولاد بھی ہے جنہیں اس مال کی ضرورت ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ آپ کے
بیٹے کو جو کچھ ہوا ہے وہ تمہارے لیے ایک آزمائش سے کم نہیں، ہماری اللہ تعالی سے
دعا ہے کہ وہ آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے، اور آپ لوگوں کو اپنے دین پر ثابت قدم
رکھے، اسی طرح ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالی اسے شفاء نصیب فرمائے ظاہر تو یہی
ہوتا ہے وہ جادو کے زیر اثر ہے، اس لیے آپ کو اس کے تصرفات اور اعمال پر جو وہ آپ
کے ساتھ کرتا ہے اس کا مؤاخذہ نہیں کرنا چاہیے، کوئی بھی عقل مند شخص اس پر راضی
نہیں ہوتا کہ وہ اپنی بیوی کے ایسے فعل کو معلوم کرنے کے بعد اس پر خاموش رہے، لیکن
ایسا لگتا ہے کہ جادو نے اس پر بہت زیادہ اثر کیا ہے، جس کی بنا پر وہ اپنی بیوی کا
ساتھ دینے لگا ہے، اور آپ لوگوں کے خلاف ہوچکا ہے.

سوال نمبر (
11290) کے جواب میں جادو کا علاج جادو
سے کرانے کی حرمت بیان کی جا چکی ہے، اور سوال نمبر (
12918) کے جواب میں جادو کا شرعی علاج
بیان کیا گیا ہے، آپ ان دونوں کا مطالع کریں.

آپ کے یہ بھی ممکن ہے کہ اپنے بیٹے
کو پانی پر دم کر کے پلائیں اور اس کا علم نہ ہونے دیں، اس کا علاج کرانے کے ساتھ
ساتھ آپ اس کے لیے ہمیشہ دعا بھی کرتے رہیں، امید ہے اللہ تعالی اس کی تنکلیف دور کر
دیگا.

دوم:

آپ کے بیٹے کا وراثت سے حصہ اس وقت
تک موقوف ہے جب تک وہ مال میں حسن تصرف نہیں کرتا، یعنی وہ مال کو اچھی طرح استعمال
نہیں کر سکتا، اور جب وہ اسے اچھی طرح استعمال کرنے پر قادر ہو تو اسے اس کا حصہ دیا
جائے، اور اگر مال اس کے یا اس کی بیوی کے ہاتھ لگ جائے اور وہ اس میں حسن تصرف
نہیں کر سکتا تو پھر آپ کے لیے اسے مال دینا جائز نہیں، بلکہ وہ اپنے پاس رکھیں،
اور اس مال میں سے اس کا اور اسکی اولاد کا خرچہ کریں، اور یہ مال آپ کے پاس اس کی
امانت ہے اس میں زیادتی کرنا آپ کے لیے صحیح نہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{اور بے عقل لوگوں کو اپنا مال نہ
دے دو جس مال کو اللہ تعالی نے تمہاری گزران قائم رکھنے کا ذریعہ بنایا ہے، ہاں
انہیں اس مال سے کھلاؤ، پلاؤ، اور انہیں لباس مہیا کرو، اور انہیں معقولیت سے نرم
بات کہو، اور یتیموں کو ان کے بالغ ہونے کی حد تک سدھارتے اور آزماتے رہو، حتی کہ
جب تم ان میں حسن تدبیر پاؤ تو انہیں ان کا مل سونپ دو، اور ان کے بڑے ہو جانے کے
ڈر سے ان کا مال جلدی جلدی فضول خرچیوں میں تباہ نہ کر دو، اور جو کوئی مالدار ہو
وہ (ان کے مال سے) بچتا رہے، اور جو کوئی فقیر اور تنگ دست اور محتاج ہو تو وہ
دستور کے مطابق واجبی طور سے کھا لے، اور پھر جب تم انہیں ان کا مال دینے لگو تو اس
کے گواہ بنا لو، اور اللہ تعالی ہی حساب لینے والا کافی ہے}.النساء (5-6).

الشیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

.{السفہاء}. سفیہ کی جمع ہے، اور
سفیہ یعنی بے وقوف اسے کہتے ہیں جو اپنے مال میں حسن تدبیر نہ کرسکتا ہو، یا تو اپنی کم عقلی کی بنا پر جیسا کہ مجنون اور پاگل ہوتا ہے، یا پھر عقل کی عدم پختگی کی وجہ سے، جیسا کہ ابھی چھوٹا بچہ اور عقل میں پختہ نہ ہو، تو اللہ سبحانہ و تعالی نے اولیاء کو منع کیا ہے وہ اس قسم کے لوگوں کو ان کا مال نہ دیں، تا کہ کہیں وہ اسے ضائع اور برباد نہ کردیں۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے مال
بندوں کی گزران کا ذریعہ بنایا ہے جس سے وہ اپنی دنیاوی اور دینی مصلحتیں پوری کرتے ہیں، اور یہ لوگ نہ تو اس کی اچھی طرح حفاظت کرسکتے ہیں، اور نہ ہی اس میں حسن تدبیر اور حسن تصرف، تو اللہ سبحانہ و تعالی نے ولی کو حکم دیا ہے کہ وہ ان کا مال ان کے ہاتھ میں نہ دیں، بلکہ ان پر خرچ کریں، اور انہیں ان کا لباس مہیا کریں، اور اس مال میں سے ان کی ضروریات پوری کریں، چاہے دینی ضروریات ہوں یا دنیاوی، اور انہیں اچھی اور بہتر بات کہیں، کہ جب وہ مال طلب کریں تو انہیں یہ کہیں کہ جب وہ بڑے اور عقل مند ہوجائینگے تو انہیں ان کا مال واپس کردیا جائیگا، اور اس طرح کی کوئی اور نرم بات کریں تا کہ وہ برا محسوس نہ کریں۔

اللہ تعالی نے مال کی اضافت اولیاء
کی طرف کرتے اس طرف اشارہ کیا ہے ان کے لیے ان سفہاء کے اموال میں وہی کچھ کرنا ضروری ہے جو کچھ وہ اپنے مال میں کرتے ہیں، یعنی اس کی حفاظت کریں، اور اس میں تصرف کریں اور اسے خطرہ میں مت ڈالیں۔

اور آیت میں اس بات کی دلیل پائی
جاتی ہے کہ مجنون، اور چھوٹے بچے، اور بے وقوف کا خرچ ان کے مال سے ہی کیا جائیگا اگر ان کا مال ہو تو پھر، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور انہیں کھلاؤ پلاؤ، اور انہیں
لباس مہیا کرو}."

التفسیر السعدی۔

اور معاملہ شرعی عدالت کے سامنے

رکھنا چاہیے، اور دلیل دینی چاہیے کہ یہ بچہ اپنے مال میں حسن تصرف اور حسن تدبیر نہیں کرسکتا تاکہ شرعی عدالت اس پر پابندی لگائی اور اس کے ولی کی تعیین کرسکے.

واللہ اعلم.